گاجر، مولی اور شلجم کی اگیتی کاشت

نوید عصمت کاہلوں

مولی، گاجر اور شلجم کی فی ایکڑ معیاری اور زیادہ پیداوار کے حصول کے لئے کھیت کا ہموار ہونا بہت ضروری ہے

شلجم کا آبائی وطن یورپ ہے۔اس کا انگریزی نام ٹرنپ ہے۔پنجاب میں شلجم تقریباً 9569 ہیکٹیر رقبہ پر کاشت کیا جاتا ہے اور اسکی پیداوار تقریباً 188 ہزارٹن ہے۔پنجاب میں زیادہ رقبہ پر گوجرانولہ، فیصل آباد اور سرگودھا میں کاشت ہوتا ہے

اچھی کوالٹی کی حامل ان سبزیوں کی فی ایکڑ زیادہ پیداوار کے حصول کے لئے جڑی بوٹیوں کی بروقت تلفی انتہائی ضروری ہے

سبزیاں نہ صرف بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرتی ہیں بلکہ جسم کے زہریلے اور فاسد مادوں کے اخراج کا سبب بھی بنتی ہیں

سبزیاں انسانی خوراک کا اہم جزو ہیں اور ماہرین غذائیت انہیں حفاظتی خوراک کا نام دیتے ہیں۔ کیونکہ ان میں حیاتین، معدنیات اور ریشے کی وافر مقدار موجود ہوتی ہے۔جدید تحقیق کے مطابق خوراک میں سبزیوں کا استعمال اشد ضروری ہے۔ ایک اندازے کے مطابق سبزیوں کا روزانہ استعمال انسانی جسم کی نشوونما کے لیے بہت ضروری ہے۔ان میں نشاستہ لحمیات، حیاتین، سی۔ای۔بی۔ ڈی اور معدنی نمکیات کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ معدے کو قوی بخشتے ہیں نظام ہاضمہ کو درست کرتے ہیں اور انتڑیوں کے امراض میں بے حد مفید ثابت ہوتے ہیں۔سبزیاں نہ صرف بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرتی ہیں بلکہ جسم کے زہریلے اور فاسد مادوں کے اخراج کا سبب بھی بنتی ہیں۔ ماہرین کے مطابق انسانی خوراک میں سبزیوں کا استعمال 300 سے 350 گرام فی کس روزانہ ہونا چاہیے جبکہ ہمارے ملک میں یہ مقدار 100 سے 150 گرام فی کس روزانہ ہے جو سفارش کردہ مقدار سے آدھی سے بھی کم ہے جس کی وجہ سے انسانی بیماریوں اور صحت عامہ کے مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مولی نسبتاً سرد موسم کو پسند کرتی ہے۔ستمبر، اکتوبر مولی کی کاشت کیلئے موزوں ترین ہیں۔ان مہینوں میں مولی کی ہر قسم کاشت کی جاسکتی ہے۔اہم ترین احتیاط یہ ہے کہ مولی کی اقسام ان کے وقت کاشت پر لگائی جائیں ورنہ زیادہ پیداوار حاصل نہ ہوگی بلکہ مولی کی جڑ کی بڑھوتری اور کوالٹی بھی اچھی نہیں ہوگی۔ گاجر قدیم ترین سبزیوں میں سے ایک اہم سبزی ہے اور یہ فصل پوری دنیا میں کاشت کی جاتی ہے۔ گاجر کی کاشت پورے پنجاب میں کی جاتی ہے۔لیکن شیخوپورہ، لاہور، گوجرانوالہ اور جھنگ اپنی پیداوار اور کوالٹی کے لحاظ سے موزوں علاقے ہیں۔گاجر موسم سرما کی ایک خوش ذائقہ، غذائیت سے بھرپور سبزی ہے۔ طبی لحاظ سے اس کے بیج خوشبو، ہاضمہ، دائمی پیچش، پیٹ کے کیڑوں اور گردوں کی بیماریوں کے لئے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔اس کا جوس جو مقبول عام مشروب ہے۔ پیشاب کی بندش، یورک ایسڈ کی زیادتی، وٹامن اے کی کمی اور آنکھوں کے لئے ایک ٹانک کی حیثیت رکھتا ہے۔ گاجر میں چینی کی مقدار گلوکوز اور فرکٹوز کے مقابلہ میں دس گنا زیادہ ہوتی ہے۔گاجر مختلف طریقوں سے پکا کر استعمال ہوتی ہے اور اسے خشک اور بند ڈبوں میں پیک کر کے بعد میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔گاجر سے مربہ، اچار، جام اور حلوہ بھی تیار کیا جاتا ہے۔شلجم کا آبائی وطن یورپ ہے۔اس کا انگریزی نام ٹرنپ (Turnip) ہے۔پنجاب میں شلجم تقریباً 9569 ہیکٹیر رقبہ پر کاشت کیا جاتا ہے اور اسکی پیداوار تقریباً 188 ہزارٹن ہے۔ پنجاب میں زیادہ رقبہ پر گوجرانولہ، فیصل آباد اور سرگودھا میں کاشت ہوتا ہے۔طبی لحاظ سے شلجم بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے علاوہ خوراک میں شلجم کے استعمال سے پھیپھڑوں کے کینسر، شوگر کے مرض میں کمی اور دل کے امراض سے کافی حد تک بچا جاسکتا ہے۔ مولی، گاجر اور شلجم کی اچھی کوالٹی اور بہتر پیداوار کے حصول کے لئے بھر بھری، زرخیز اور لیزر سے ہموار میرا زمین درکار ہوتی ہے۔گاجر اور مولی لمبی جڑ والی فصلیں ہیں اس لئے ان کی بوائی سے قبل زمین کو کافی گہرائی تک اچھی طرح تیار کرنا ضروری ہے۔ مولی، گاجر اور شلجم کی فی ایکڑ معیاری اور زیادہ پیداوار کے حصول کے لئے کھیت کا ہموار ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ نیچی جگہ پر زیادہ اور اونچی جگہ پر کم پانی بیج کے اگاؤ، بڑھوتری اور پیداوار پر برا اثر ڈالتا ہے۔ اس مقصد کے لئے کھیت میں گہرا ہل یا دو دفعہ عام ہل چلانے کے بعد کھیت کو مکمل ہموار کرنا چاہئے۔ان سبزیوں کی کاشت سے ایک ماہ قبل 10 سے 15 ٹن مکمل گلی سڑی کھادفی ایکڑ کے حساب سے یکساں بکھیر کر کھیت میں ملا دی جائے اور 2 سے 3 ہل بمعہ سہاگہ دے کر یا آخر میں روٹاویٹر چلا کر زمین کو خوب نرم اور بھربھرا کر لیا جائے۔ مولی کی اگیتی کاشت کیلئے بیج کی مقدار اگر فصل بذریعہ چوکا یا کیرا کرنا مقصود ہو تو 3 سے 4 کلوگرام فی ایکڑ اور اگر فصل بذریعہ چھٹہ کاشت کرنا مقصود ہو تو 4 سے 5 کلوگرام فی ایکڑ جبکہ موسمی فصل کے لئے دونوں طریقہ بوائی میں 3 سے ساڑھے تین کلوگرام فی ایکڑ بیج استعمال کیا جائے۔ گاجر کا 6 تا 8 کلوگرام بیج ایک ایکڑ کے لئے کافی ہوتا ہے۔شلغم کی اگیتی فصل کے لئے اگر فصل بذریعہ چوکا یا کیرا کرنا مقصود ہو تو بیج کی مقدار تو 1 سے ڈیڑھ کلوگرام فی ایکڑ اور اگر فصل بذریعہ چھٹہ کاشت کرنا مقصود ہو تو 2 سے 3 کلوگرام فی ایکڑ جبکہ موسمی فصل کیلئے دونوں طریقہ بوائی میں 2 سے اڑھائی کلوگرام فی ایکڑ بیج استعمال کیا جائے۔ 40 دن والی، مولی منو، گرین نیک، لال پری اور آل سیزن مولی کی ترقی دادہ اقسام ہیں۔ پاکستان میں گاجر کی بہت سی اقسام کاشت کی جاتی ہیں جن میں سے کچھ مقامی اور کچھ درآمد شدہ ہیں۔لیکن گاجر کی منظور شدہ ترقی دادہ قسم "T-29" ہے جس کی پیداواری صلاحیت 16 سے 20 ٹن فی ایکڑ ہے۔ یہ قسم اپنی خوبصورت رنگت، سائز اور ذائقہ کے لحاظ سے کوئی ثانی نہیں رکھتی۔ اگیتا پرپل ٹاپ، پرپل ٹاپ اور گولڈن شلجم کی اگیتی اقسام ہیں۔زمین کی تیاری کے بعد اور کھیلیاں نکالنے سے پہلے موسمی فصل میں ایک بوری ڈی اے پی اور ایک بوری سلفیٹ آف پوٹاش فی ایکڑ استعمال کریں۔ کیونکہ جڑ والی فصلوں کیلئے پوٹاش کی کھاد نہایت ضروری ہے۔اگیتی فصل کی کاشت کیلئے ڈیڑھ بوری سلفیٹ آف پوٹاش استعمال کرنا چاہئے جس سے زمین نرم اور فصل زیادہ درجہ حرارت کی شدت سے محفوظ رہتی ہے۔شروع میں ہفتہ میں دو دفعہ آبپاشی کر کے بہتر اگاؤ حاصل کیا جاسکتا ہے۔مولی، گاجر اور شلجم کا اگاؤ عام طور پر 7 تا 8 دن میں شروع ہو جاتا ہے۔اگاؤ کے بعد ان فصلوں کی ضرورت کے مطابق آبپاشی کا وقفہ بڑھاتے جائیں لیکن ہفتہ وار آبپاشی بہتر رہتی ہے۔مولی، گاجر اور شلجم کی کوالٹی میں چھدرائی کا بہت اہم کردار ہے۔اگاؤ کے بعد ان سبزیوں کے بیج سے نکلنے والے پودے جب 3 سے 4 پتے نکال لیں یا جب پودے 5 تا 6 سینٹی میٹر اونچے ہو جائیں تو چھدرائی کے ذریعے پودوں کا درمیانی فاصلہ 2 تا 5 سینٹی میٹر کر دیا جائے۔اچھی کوالٹی کی حامل ان سبزیوں کی فی ایکڑ زیادہ پیداوار کے حصول کے لئے جڑی بوٹیوں کی بروقت تلفی انتہائی ضروری ہے۔مولی، گاجر اور شلجم کی فصلوں میں بوائی کے 24 گھنٹوں کے اندر پینڈی میتھلین بحساب 1 تا ڈیڑھ لٹر فی ایکڑ بوائی کے فوراً بعد تر و تر حالت میں سپرے کرنے سے جڑی بوٹیوں کی کامیاب تلفی ممکن ہے۔ جڑی بوٹی مار زہروں کا استعمال نہ کرنے کی صورت میں جڑی بوٹیوں کی تلفی کیلئے 2 سے 3 گوڈیاں ضروری ہیں۔مولی اور شلجم کی فصلوں پر مولی بگ اور لشکری سنڈی کا حملہ ہوتا ہے جبکہ گاجر کی فصل پر کبھی کبھار سفید مکھی اور امریکن سنڈی حملہ آور ہوتی ہے۔ان سبزیوں پر بڑھوتری کے مرحلہ پر نقصان رساں کیڑوں اور بیماریوں کا حملہ ہونے کی صورت میں محکمہ زراعت پنجاب کے مقامی زرعی ماہرین کے مشورہ سے کیمیائی زہروں کو سپرے کیا جائے۔